تکاثر

سورہ نمبر 102

تنزیلی نمبر 18

آیات 08

پارہ 30

مکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ تکاثر

فضیلت سورہ تکاثر

📖 امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت "الھاکم التکاثر" پڑھے گا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (الکافی، خصوصیات و فوائد قرآن)

📖 خواص القرآن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس شخص کو جو نعمتیں عطا کی ہیں وہ ان نعمتوں کا حساب نہیں لے گا اور جو اس سورے کو بارش ہوتے وقت پڑھے گا تو جوں ہی یہ سورہ پڑھ کر فارغ ہوگا اللہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا۔ (تفسیر البرھان، خصوصیات و فوائد قرآن)

شان نزول

✎ اس سورہ کا ایک شانِ نزول بھی ہے، کچھ اس طرح کہ: چند قبائل کسی دن آپس میں بیٹھے تو کسی ٹاپک سے ان میں مقابلہ بازی شروع ہوگئی، کہ کس کہ گھر زیادہ، کس کے بندے زیادہ، کس کے مرد زیادہ ہیں؟؟ کرتے کرتے قبرستان پہنچ گئے یہ دیکھنے کے لیے کہ کس کے مُردے زیادہ ہیں...

📖 اور مقاتل اور کلبی رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ قریش کے دو قبیلوں بنو عبدمناف بن قصی اور بنو سہم بن عمرو کے بارے میں نازل ہوئی ہے، ان دونوں کے درمیان تفاخر تو ان میں سرداروں اور معزز لوگوں کی وجہ سے دشمنی ہوگئی کہ ان میں تعداد میں کون زیادہ ہے ؟ تو بنو عبدمناف نے کہا ہمارے سردار اور عزت والے زیادہ ہیں اور ہم تم سے تعداد میں زیادہ ہیں اور بنو سہم نے بھی اسی کی مثل کہا تو بنو عبدمناف نے ان پر کثرت کی پھر کہا ہم اپنے مردوں کو شمار کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ قبروں پر گئے اور مردوں کو شمار کیا۔ پھر کہنے لگے یہ فلاں کی قبر ہے اور یہ فلاں کی قبر ہے تو بنو سہم تین آباء سے ان سے زیادہ ہوگئے۔ اس لئے کہ ان کی جاہلیت میں تعدادزیادہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ (تفسیر بغوی)

- **حقیقت تو یہ ہے کہ ہم سب آج تک اس تفخر و مباہات کی مقابلہ بازی میں الجھے ہوئے ہیں، کہ فلاں کے بنگلے زیادہ، فلاں کی گاڈیاں زیادہ، فلاں کی دولت زیادہ، اور فلاں کے بیٹے زیادہ...**
- **اور اصل میں جس چیز کا ہمیں مقابلہ اور سبقت بازی کرنی چاہیے، اسے ہم نے پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔**

اسلام و قرآن کہتا ہے کہ نیکی، پربیزگاری اور تقوٰی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا ۖ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ؕ (بقرہ، **2:148**)

ہر ایک کے لیے ایک رخ ہے، جدھر وہ منہ کرتا ہے پس تم بھلائیوں کی طرف دوڑو۔

- **ہر کسی کا ایک رخ ہے، مطلب ہر کوئی کسی نہ کسی چیز دوڑ دھوپ میں لگا ہوا ہے۔ اور تمہار رُخ نیکیوں میں سبقت لے جانے کی پیچھے ہونا چاہیے۔**

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا (مائدہ، **5:48**)

لہذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

- **یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان competition اور مقابلہ بازی سے ہی اپنے کام کو بہتر سے بہتر بناسکتا ہے۔ یعنی کسی کام کو**

عروج تب تک نہیں ملتا جب تک انسان اس میں مقابلہ بازی/competition میں نہ آئے۔

(حسد کامپیٹیشن نہیں، بلکہ حسن کامپیٹیشن)۔

تکاثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1- اَلۡهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ

غافل کررکھا تمہیں بہتات کی طلب نے۔

(اظھر)

📖 لہو اور لعب – دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ بے سود اور بے معنیٰ باتوں میں مشغول ہونا۔ راغب نے بھی یہی کہا ہے کہ لھو سے مراد ایسے امور ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے باز رکھیں۔ ابن فارس: کسی چیز کے ذریعے دوسری چیز سے توجہ ہٹ جانا۔ "تکاثر" نے زندگی کے اہم مقاصد کو تمہاری نظروں سے اوجھل کرکے تمہیں اور ہی طرف لگا رکھا ہے اور تم اسی روش پر چلے جاتے ہوتا آنکہ تم قبر تک پہنچ جاتے ہو۔ تکاثر کے معنی ہیں ایک دوسرے سے مال و دولت میں بڑھ جانے کی ہوس۔ (ڈکشنری آف قرآن)

🕮 ”تکاثر“ کثرت“ کے مادہ سے ، تفاخراور مباہات اور ایک دوسرے پر اپنی بڑائی جتلانے کے معنی میں ہے .(نمونہ)

🕮 ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے :

” مارجل تکبّر او تجبّر الا لذتہ وجد ھا فی نفسہ“

” کو ئی شخص تکبر اور فخر و مباھات نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس کے اندر پاتا ہے “. (نمونہ، بحوالہ اصول کافی)

🕮 ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے :

”تین چیزیں ایسی ہیں جو زمانۂ جاہلیت کے عمل میں سے ہیں، نسب پرفخر کرنا، لوگوں کی شخصیت اور خاندانی شرافت میں طعن کرنا ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا۔ (نمونہ-بحارالانوار)

🕮 پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ایک حدیث...

جو آپ نے ” الھاکم التکاثر“کی تفسیر میں بیان فرمائی ہے :

” انسان کہتا ہے : میرا مال، میرا مال، حالانکہ تیرا مال تو صرف وہ غذا ہے جو تو کھاتا ہے، وہ لباس جو تُو پہنتا ہے اور وہ صدقات ہیں جو تو راہ خدا میں دیتا ہے“۔ (نمونہ-صحیح مسلم)

📖 **تکاثر کثرت سے ہے:**

خدا میں کثرت (سورہ یوسف: 39)

غذا میں کثرت (بقرہ: 61)

عمر میں کثرت (بقرہ: 96)

مال میں کثرت (ھمزہ: 104)

سکونت میں کثرت (شعراء: 128)

شہوت میں کثرت (مومنون: 6)

(تفسیر نور)

2- حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ۲

یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔

(جالندھری)

یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

(حسین نجفی)

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِيۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ(حدید: 57:20)

3- كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَۙ ۳

ہرگز نہیں! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

(بلاغ القرآن)

نبا، 78:4، كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَۙ ٤

4- ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَؕ ٤

پھر ہرگز نہیں ! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

(بلاغ القرآن)

نبا، 78:5، ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ٥

📖 چنانچہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ما زلنا نشک فی عذاب القبر حتی نزلت اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ الی قولہ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یرید القبر ثُمَّ كَلَّا سَوفَ تَعلَمُونَ بعدالبعث۔ (مجمع البیان)

ہم عذاب قبر کے بارے میں شک کرتے تھے یہاں تک یہ سورۃ نازل ہوئی۔ کَلَّا سَوفَ تَعلَمُونَ سے مراد عذاب قبر ہے اور ثُمَّ کَلَّا سَوفَ تَعلَمُونَ سے مراد قیامت ہے۔ (کوثر)،(نورالثقلین)، (تفسیر نمونہ)

5- كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِؕ ٥

کوئی بات نہیں! کاش کہ تم علم یقین کے ساتھ جان جاتے!

(ڈاکٹر اسرار احمد)

📖 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: " ایمان اسلام سے ایک درجہ بالاتر ہے ، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بالاتر ہے ، اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بالاتر ہے ۔

اس کے بعد آپ نے فرما یا: " ولم یقسم بین الناس شیء اقل من الیقین" "یقین کی حقیقت اللہ پر توکل کرنا، اللہ کی پاک ذات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، قضائے الٰہی پر راضی رہنا اور اپنے تمام کاموں کا خدا کے سپرد کردینا ہے ۔ (نمونہ)

✎ اسلام ⇦ ایمان ⇦ تقویٰ ⇦ یقین

🕮 پیغمبر اکرام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں صحابہ نے عرض کیا : ہم نے سنا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعض اصحاب پانی پر چلتے تھے؟! آپ نے فرمایا: ” لو کان یقینہ اشد من ذالک لمشی علی الھواء“

” اگر ان کا یقین اس سے زیادہ پختہ اس سے زیادہ اور محکم ہوتا تو وہ ہوا پر چلتا“ ! (نمونہ)

6- لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَۙ ٦

کہ تم جہنم کو ضرور دیکھوگے۔

(علامہ جوادی)

⇦ وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا‌ ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا‌ ۚ‏ ٧١ (مریم، 19:71)

7- ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِۙ ٧

پھر تم ضرور عین الیقین سے دیکھوگے۔

(اظھر)

یقین:

📖 علم کے تین درجے ہیں:

1. علم الیقین: دور سے دھواں دیکھ کر آگ کے وجود کا جو علم ہوتا ہے۔
2. عین الیقین: قریب جاکر اور آگ کو آنکھ سے دیکھ کر جو علم ہوتا ہے۔
3. حق الیقین: اور اس میں ہاتھ ڈالنے اور اسکی گرمی (اسکی ذات وصفات/حقیقت) کا احساس ہونا۔

(فیضان-الرحمٰن)، (بیان القرآن)، (تفسیر نمونہ)

8- ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ٨

پھر اُس دن ضرور تم سے نعمت کے بارے میں سوال ہو گا۔

(اظھر)

📖 جب کہ ایک حدیث میں آیاہے کہ " ابو حنیفہ" نے " امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے اس کے سوال کو اسی کی طرف پلٹا کر فرمایا: تیرے نظریہ کے مطابق نعیم سے مراد کیا ہے "؟

اس نے عرض کیا : غذا ہے اور کھانا اور ٹھنڈا پانی ہے "۔ آپ نے فرمایا: اگرخدا قیامت کے دن تجھے اپنی بارگاہ میں اس لیے کھڑا

کرے کہ وہ ہر اس لقمہ کا جو تونے کھایا ہے ، اور اور ہر اس گھونٹ کاجو تونے پیا ہے ، تجھ سے سوال کرے، پھر تو تجھے وہاں بہت زیادہ دیر تک ٹھہر نا پڑے گا“ ! اس نے عرض کیا : نعیم کیا ہے “؟

آپ نے فرمایا:” وہ ہم اہل بیت ہیں کہ خد انے ہمارے ہی ذریعے اپنے بندوں کو نعمت عطا کی ہے اور ان کے در میان اختلاف کے بعد الفت بخشی ہے، ان کے دلوں کو ہماری وجہ سے آپس میں جوڑ دیا ہے اور انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا جبکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن تھے ۔ اور ہمارے ہی ذریعے انہیں اسلام کی طرف ہدایت کی ہے “..... ہاں! نعیم پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے اہل بیت ہی ہیں “۔ (تفسیر نمونہ)، (نورالثقلین)

ابوحنیفه در اصول کافی

☜ (اصول کافی، ج1، باب 20، حدیث 9)
https://archive.org/details/AsoolEKaafiurdu/AsoolEKafi1of5/page/n119/mode/2up

☜ (اصول کافی، ج2، کتاب الحجت، باب 95، حدیث 2)
https://archive.org/details/AsoolEKaafiurdu/AsoolEKafi2of5/page/n413/mode/2up

✎ اس حدیث سے دو باتیں پتا چلتی ہیں۔ ایک تو ابوحنیفہ اپنے استاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اختلاف رکھتے تھے۔ (اور اس طرح کے دوسرے واقعات بھی ہیں)، دوسرا: وہ اہلبیت کی محبت و عزت کے قائل نہیں تھے۔

📖 اہل سنت کے مصادر میں ہے کہ نعمت سے مراد کھجور، ٹھنڈا پانی وغیرہ، کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔ شیعہ امامیہ اور اہل سنت کے دیگر مصادر میں ہے اس نعمت سے مراد محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی محبت ہے۔ (کوثر)

نعمت الٰہی

✎ سورہ قصص میں مفسر نور نے کچھ نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کو یہاں موقع مناسبت سمجھتے ہوئے نقل کیاجاتا ہے۔

📖 سب نعمتیں اللہ تعالٰی کی طرف سے ہیں اور بندگانِ الٰہی ہر نعمت پر اس کے احسان مند ہیں لیکن اللہ تعالٰی نے چند خاص نعمتوں کو بطور منت یا احســـان کے ذکر کیا ہے جو کہ خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

الف۔ اسلام کی نعمت:

اور جو شخص بھی تمہارے سامنے سلام پیش کرے (یا اسلام پیش کرے) اس کو یہ مت کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو، آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو‘ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ (نساء، 4:94)

ب۔ نبوت کی نعمت:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ۚ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ١٦٤ (آل عمران، 3:164)

(درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے ، ان کی زندگیوں کو سنوراتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے ، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے ۔)

ج۔ ہدایت کی نعمت:

قُلۡ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَیَّ اِسۡلَامَکُمۡ ۚ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ ہَدٰىکُمۡ لِلۡاِیۡمَانِ (حجرات، 49:17)

کہو کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ کا تم پراحسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی۔

د۔ مومنین کی حکومت کی نعمت:

5۔ وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَہُمۡ اَئِمَّۃً وَّ نَجۡعَلَہُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۵﴾

اور ہم نے ارادہ کیا کہ جو زمین میں کمزور کردیے گئے ہیں ان پر مہربانی کریں اور انہیں ہم امام بنائیں اور انہیں ہم وارث بنائیں۔

(تفسیر نور)

✐ **آیت کی ابتداء کو دیکھتے ہوئے، جس "کثرت" نے انسان کو غافل کر ڈالا ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ انسان یادِ الٰہی، اور ملاقاتِ خدا کو کو بھلا بیٹھا... اور (ممکناً) جہنم کا حقدار بنا... ایسے ہی انسانوں سے پھر اس "کثرتِ نعمت" کا سوال بھی ہوگا۔**

اگر کثرت مال دیا تو کہاں خرچ کیا؟ اگر کثرت اولاد دی گئی تو کیا تربیت کی؟ اگر کثرتِ عمر دی گئی تو اُسے کن کاموں میں صرف کیا؟ اگر کثرتِ جسمانی توانائی دی گئی تو اُس سے کیا کام لیا؟ آیا غریبوں محتاجوں کے مددگار بنے، یا الٹا اس طاقت سے زمین میں ظلم و فساد برپا کرتے رہے، اور خود سے کمزوروں ظلم و زیادتی کرتے رہے؟ اگر کثرتِ رتبہ دیا، دنیا میں بادشاہوں میں سے بنایا، تو آیا اس سے عدل و انصاف قائم کیا اور زمین میں اصلاح کرنے کی کوشش کی؟ یا فرعون کی طرح سرکشی اختیار کی اور لوگوں کو گروہ گروہ بنا ڈالا اور زمین میں فساد پھیلایا؟

الغرض: خدا جس کو جو "کثرت" دیتا ہے، اس سے پھر یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ اس سے کا صحیح استعمال کر کے – شکرانِ نعمت ادا کرے۔

اور غلط استعمال "کفرانِ نعمت" پر سختی بھی ہوگی، سوال بھی ہوگا، اور جہنم کے کا بھی دیدار کروایا جائے گا – لترون الجحیم!

درس سورة

✎ **کثرتِ طلبِ دنیا نے انسان کو ہلاک کر ڈالا، حتیٰ کے قبر میں جا پہنچا۔ پر کوئی بات نہیں، تم دیکھو گے، اور یقین کے ساتھ دیکھو گے، اور پھر نعمتوں کا سوال بھی ہوگا۔**

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظھر حسین ابڑو (غفر اللہ لہ)
20-جون-2023
ترمیم و نظر ثانی۔ 5-اپریل-2024 (25 رمضان، پاسیبل شبِ قدر جیسا کہ فجر کے وقت بادل تھے، ٹھنڈا موسم تھا، اور بہت باریک بوندہ باری ہورہی تھی۔)
ثم ترمیم -- 23 جون 2025